بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوید بٹ کے بارے میں عمر عبدالعزیز گواہی

- #KnowNaveedButt

#FreeNaveedButt

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر دور میں اسلام کے عظیم ترین اور سچے دین کو ایسے قابلِ قدر، متقی اور مضبوط مومنین سے نوازا جنہوں نے اس دین کی سربلندی اور اساسیت کو کفر وظلمت کے اندھیروں سے نکال کر اللہ کے نور (اسلام) کی طرف لانے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور اپنی صلاحیتوں، جان اور مال کو اس عظیم مقصد کے لیے ایسے صَرف کیا کہ اس کا حق ادا کر دیا۔ نوید بٹ کا شمار بِلا مبالغہ انہیں قابلِ قدر لوگوں میں ہوتا ہے۔

نوید بھائی سے میری پہلی ملاقات 2010 میں لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں ہوئی جہاں انہوں نے کچھ لوگوں کو اسلام کے معاشی نظام پر مبنی Presentation دینے کے لیے مدعو کیا تھا میں خود چونکہ پچھلے چند سالوں سے ایک فکری تبدیلی سے گزر رہا تھا اور اسلام کے بارے میں اور ریاستِ خلافت کس انداز سے قرآن و سنت سے اخذ شدہ شرعی احکامات کو نافذ کرتی ہے کے بارے میں جاننا چاہتا تھا تو فوراً اس دعوت کو قبول کر لیا۔ اس ملاقات سے پہلے میں نہ تو حزب التحریر کے بارے میں کچھ جانتا تھا اور نہ ہی نوید بھائی کے بارے میں۔ لیکن اسلام کے معاشی نظام پر مبنی اس نشست نے میرے لیئے اسلام کے صحیح فہم اور نفاذ سے متعلق میرے ذہن کے کئی دروازے کھول دیے فکر کو وسعت دی اور پہلی مرتبہ مجھے احساس ہوا کہ اسلام کتنی آسانی سے امت کی موجودہ دور کی مشکلات کو حل کر کے اسے دوبارہ وہ عروج دلا سکتا ہے جسکی یہ امت ماضی میں حامل تھی۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی میں اسلام کو سمجھنے اور اسکے نفاذ کو موجودہ دور میں کس طرح یقینی بنایا جا سکتا ہے سے متعلق کئی لوگوں کے ساتھ اور مختلف پلیٹ فارم پر نشستیں کر چکا تھا لیکن جس انداز سے نوید بھائی نے ان معاملات پر گفتگو کی اور اسلام کو جامع مگر سادہ طریقے سے آج کے دور میں قابلِ عمل بنا کر پیش کیا اس سے پہلے مجھے ایسا تجربہ نہیں ہوا تھا۔ اس نشست میں میرے علاوہ بھی جو لوگ موجود تھے انہوں نے بھی اپنے ذہنوں میں آنے والے سوالات سامنے رکھے جن کا جواب نوید بھائی نے اسلام کی سمجھ، بصرت اور حکمت کے ساتھ دیا اور میں دیکھ سکتا تھا کہ کوئی بھی شخص ایسا نہ تھا کہ جو اپنے سوالات کے جوابات سے مطمئن نہ ہوا ہو۔ اس Presentation کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ اسلام کے دوسرے نظاموں سے متعلق بھی مزید نشستوں کا حصہ بنوں اور نوید بھائی نے بھی اسلام کے اجتماعی نظام، خارجہ پالیسی، عدالتی نظام اور سیاسی نظام پر مبنی دوسری Presentations کا جب بھی اہتمام کیا مجھے اس میں مدعو کیا۔ جتنا زیادہ میں ان نشستوں کا حصہ رہا اُتنا زیادہ اسلام کے بارے میں میری آگاہی بڑھتی چلی گئی اور میں ساتھ ہی ساتھ نوید بھائی کے اندازِ گفتگو اور دلائل کی وسعت وگہرائی کا قائل ہوتا چلا گیا اُنکے جوابات ہمیشہ شرعی دلائل کی روشنی میں حقیقت کے صحیح تجزیہ کے ساتھ ذہنوں کو مطمئن کرتے تھے۔ حالاتِ حاضرہ پر مکمل عبور اور ملکی وغیر ملکی سیاست کی گہری سمجھ بھی اُنکے دلائل کو مزید وزنی کر دیتے تھے وہ سوال پوچھنے والے کو کوئی خیالی یا تصوراتی جواب دینے کی بجائے امتِ مسلمہ کی قابلیت اور اسکے پاس موجود وسیع قدرتی وسائل کی روشنی میں ہمیشہ ایک قابلِ عمل جواب دیتے اور اسے شرعی حکم کے ساتھ جوڑتے یہی وجہ ہے کہ وہ تمام افراد جن سے نوید بھائی کا تعلق اسلام کے نظامِ خلافت کی دعوت کے حوالے سے رہا وہ سب نوید بھائی کا بے حد احترام کرتے اِن لوگوں میں تاجر، وکلاء، علما، صحافی اور سیاسی جماعتوں کے نمائندگان سمیت کئی دوسرے شامل تھے آج بھی میں جب نوید بھائی کے اسلام کو پیش کرنے اور سمجھانے کے انداز کے بارے میں سوچتا ہوں تو مجھے سورۃ النحل کی وہ آیت مبارکہ یاد آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ارساد فرماتا ہے:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ **"اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور اُن سے اُس طریقے پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔"** (النحل:125)

مجھے اُن کی صحبت میں بہت زیادہ وقت گزارنے کی سعادت تو نہ ملی مگر جب بھی اُن سے ملاقات ہوئی ہمیشہ بہت کچھ سیکھا انہوں نے بہت وضاحت سے یہ تصور سمجھایا کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام محض عبادات، عقائد اور رسومات پر مبنی ایک مذہب نہیں بلکہ ایک روحانی اور سیاسی عقیدہ ہے تو اسکا کیا مطلب ہے۔ کس طرح اسلام سیاست کو لوگوں کے امور اسلامی احکامات کے ذریعے منظم کرنے کا سب سے اہم ذریعہ گردانتا ہے تاکہ امت اللہ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگی گزار سکے نوید بھائی پیشے کے اعتبار سے ایک انجینئر ہیں اور جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے مالی طور پر ایک شاندار مستقبل صرف اس لیے قربان کر دیا تاکہ اللہ کے اس دین اور نظامِ خلافت کے قیام کی کوششوں کے لیے اپنا زیادہ وقت اور صلاحیتیں صرف کر سکیں تو میری نظر میں اُن کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ گئی۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ جس عظیم راہ کے مسافر ہیں وہ راہ آزمائشوں اور قربانیوں سے بھری پڑی ہے مگر وہ تو مضبوط مومن کی طرح اِن آزمائشوں کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ حزب التحریر کے ترجمان ہونے کی حیثیت سے اُنہیں حکمرانوں اور استعماری ڈکٹیشن پر چلنے والی انٹیلی جنس ایجنسیوں سے بہت عرصہ سے شدید خطرات لاحق تھے مگر اِس چیز نے اُنہیں کبھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے سے نہ روکا اور اسکے باوجود وہ حکمرانوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا شرعی فریضہ استقامت کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ مجھے 12 مئی 2012 کا وہ دن یاد ہے جب مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ اُنہیں اُن کے گھر کے باہر سے اُن کے بچوں کی موجودگی میں زبردستی اغواء کر لیا گیا اور اُن کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ پُرامن انداز سے قرآن و سنت پر مبنی نظامِ خلافت کے قیام کا مطالبہ کرتے تھے اور اِس استعماری نظام اور حکمرانوں کے خلاف کلمہ حق بلند کرتے تھے۔ میں آج بھی یہ سوچتا ہوں کہ وہ لوگ یومِ آخرت کیسے اللہ اور اُسکے رسول کا سامنا کریں گے جنہوں نے انہیں اغوا کیا یا اِس کے احکامات دیے یا جنہوں نے 8 سال بعد بھی انہیں زبردستی اپنی قید میں اور ان کے صابر اور انتہائی قابلِ احترام خاندان سے دور رکھا ہوا ہے کیا انہوں نے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارساد نہیں پڑھا:

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ **"بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی پس اُنکے لیے دوزخ کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب بھی ہے۔"** (البروج:10)

لیکن یہ لوگ سایدیہ بات نہیں جانتے کہ جس نظام خلافت کو روکنے کے لیے یہ کفار کے ایجنٹس کا کردار ادا کر رہے ہیں اُس نظام کی واپسی کا وعدہ اللہ تعالیٰ اپنے قرآن کریم میں کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اسکی بسارتیں اپنی صحیح احادیث میں دیتے ہیں تو یہ ایجنٹس اُس کام کو کیسے روک سکتے ہیں کہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہو کر رہے گا اور یقیناً اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا جہاں تک نوید بھائی کی بات ہے تو یقیناً وہ اللہ کے متقی لوگوں میں شمار ہوتے ہیں ایسے ہی مقرب بندوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

الأنبياء ثم الصالحون ثم الأمثل فالأمثل من الناس يبتلى الرجل على حسب دينه فإن كان في دينه صلابة زيد في بلائه وإن كان في دينه رقة خفف عنه وما يزال البلاء بالعبد حتى يمشي على ظهر الأرض ليس عليه خطيئة

"(سب سے سخت مصیبتیں) انبیاء پر آتی ہیں پھر جو اُن کے بعد افضل ہیں پھر جو اُن کے بعد افضل ہیں۔ آدمی پر اُسکی دینداری کے مطابق آزمائش آتی ہے پس ایک بندے پر آزمائشیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اُسے ایسا کر کے چھوڑتی ہیں کہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا ہے اور اُسکے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔" (احمد)

یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ پاکستان میں نظام خلافت کے قیام اور اسکی دعوت کے پودے کو نوید بھائی جیسے عظیم لوگوں نے اپنی اَن تھک محنت اور قربانیوں سے سینچا ہے اور اب یہ پودا الحمد اللہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ میں آخر میں اللہ رب العزت سے یہ دعا کرتا ہوں کہ نوید بھائی کو ظالموں کے چنگل سے رہائی عطا فرمائیں اور اُن کی اور اُن کے اہلِ خانہ کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائیں اور جلد از جلد